سلطان ٹیپو پر انگریزی فتح کی تاریخ ۴ مئی ۱۸۰۰ء کو کالج بنادیا گیا۔ ویلزلی نے اپنے ملازمین کے لیے جو نصاب تجویز کیا تھا۔ وہ کتاب کے صفحہ ۱۳۰ پر درج ہے۔ تعلیم کے ساتھ احیائے علوم وادبیات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔

یہ تفصیل کتاب ہی میں دیکھیے کہ یہاں کے لیے برطانوی تعلیمی پالیسی کا ایک ایک نکتہ کب کب کس کس نے نمایاں کیا۔

برطانوی پارلیمنٹ کی قرارداد تعلیم (۱۸۱۳ء) بڑی اہم ہے۔ اسے کتاب کے صفحہ ۴۴-۱۴۳ پر اور اس کی تشریح کو صفحہ ۱۴۴ سے ۱۴۸ تک ملاحظہ فرمایئے۔ اس میں مسلمانوں کے وجود اور ان کی قومیت اور تہذیب اور ضرورت تعلیم کا کوئی حوالہ نہیں۔ بارھواں باب بتاتا ہے کہ کس طرح (۱۸۳۵ء تا ۱۸۵۴ء) مشرقی تعلیم کا خاتمہ ہوا اور مغربی تعلیم کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ اور اسی مرحلے میں قانون تنسیخ اوقاف منظور کر کے بالفاظ ولیم ہنٹر مسلمانوں کے نظام تعلیم پر شدید ضرب لگائی گئی پھر لارڈ میکالے کے نظریہ تعلیم اور اس کے مطابق بننے والی پالیسی اور اس کے نفاذ و اثرات کا ذکر ہے۔ تعلیم کے معاملے میں مسلمانوں کے ساتھ جو زیادتیاں کی گئیں۔ ان کے بارے میں ہنگامہ ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی حکومت کو تلافی کا احساس ہوا کہ نیا منصوبہ بنایا جائے۔ چنانچہ ایک تعلیمی کمیشن منظور ہوا اور پھر مسلمانوں کی تعلیم کے لیے جو احکام دیئے گئے۔ وہ صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۵ پر ملاحظہ ہوں۔ آگے چل کر سرسید کی تعلیمی مساعی اور دوسری طرف مسیحی اداروں کے بننے کی تفصیل ہے۔

افسوس ہے کہ اس سے زیادہ کچھ عرض کرنا امکان میں نہیں۔ اہل ذوق کتاب حاصل کر کے خود دیکھیں۔

رُوح، عذاب قبر اور سماع موتیٰ | از مولینا عبدالرحمٰن کیلانی۔ ناشر: مکتبۃ السلام۔ وسن پورہ لاہور۔ صفحات: ۱۲۵ قیمت: دس روپے

یہ ایک صاحب علم کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ خوب تحقیق کی گئی ہے۔ ان دنوں (اور پہلے سے بھی) ان موضوعات پر مختلف دائروں میں بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان بحثوں کی تنقیح و توضیح کا کام